

حیات انبیاء علیہم السلام
کے بارے میں فقیرانہ استاد اور تراکن و حدیث
اور فقہائے کرام کے نظریات پر مشتمل ایک مفید تالیف

PDFBOOKSFREE.PK

علیہم السلام

کیا انبیاء

قبروں میں زندہ ہیں؟

مصنف

علامہ محمد ظفر عطاری

مکتبہ کسرا ایمان بھائی گیٹ لاہور

حیاتِ انبیاء

اہلسنت والجماعت کا عقیدہ

حضرت علامہ مفتی امجد علی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام اسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں زندہ تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہتے آتے جاتے ہیں تصدیق و عدم الہیہ کے لئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے ان کی حیات، حیاتِ شہداء سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا۔ اس کی بی بی بعد عدت نکاح کر سکتی ہے بخلاف انبیاء کے کہ وہاں یہ جائز نہیں۔

(بہار شریعت ج ۱۔ ص ۱۷۱)

غزالی زماں حضرت علامہ مولانا سعید احمد کاظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔
ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ تمام انبیائے کرام بالخصوص رحمۃ اللعالمین ﷺ حیاتِ حقیقی اور جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اپنی نورانی قبروں میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، سنتے ہیں دیکھتے ہیں جانتے ہیں کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کا جواب دیتے ہیں، چلتے پھرتے اور آتے جاتے ہیں جس طرح چاہتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں اور اپنی امتوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔

(مقالات کاظمی ج ۲ ص ۶)

اب ہم حیات انبیاء کے ثبوت پر قرآن کریم احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے حوالہ جات اور آخر میں منکرین کے اکابرین کی کتابوں سے اس کا ثبوت پیش کریں گے امید ہے منکرین عدم تعصب و عناد کا مظاہرہ کر کے اپنے عقیدہ کو درست کرنے کی کوشش کریں گے۔

والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

قرآن سے حیات انبیاء کا ثبوت

ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات بل احياء ولكن لا

تشعرون

(سورہ بقرہ پارہ ۲۔ آیت ۱۵۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء

عند ربهم يرزقون فرحين بما آتاهم الله من فضله و يستبشرون

بالذین لم یلہقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔

(سورۃ ال عمران آیت ۱۶۹-۱۷۰ پارہ ۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔ شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منارہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم۔

تشریح: یہ آیات مبارکہ حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام کی حیات پر دلیل ہیں۔ کیونکہ یہ آیات شہداء کی حیات پر صراحت کے ساتھ دلالت کر رہی ہیں تو انبیاء کرام کا مرتبہ و مقام شہداء سے بہت اعلیٰ و افضل اور بلند ہے لہذا ان کے لئے حیات بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگی۔

کیونکہ ایک امتی اور عام سپاہی جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے سے اپنی قبر میں زندہ ہے تو ماننا پڑے گا اس امتی و غلام کا آقا بھی اپنی قبر میں زندہ ہے۔
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

من کانت حیاتہ بنفسہ یکون مماتہ بذہاب روحہ و من کانت حیاتہ برہ فانہ ینقل من حیۃ الطبع ای حیۃ الاصلی وہی حیۃ الحقیقۃ و اذا کان القتل بسیف الشرعیۃ حیا مرزوقا فکیف من قتل بسیف الصدق و الحقیقۃ۔ (روح البیان)

ترجمہ: وہ شخص جو بنفسہ زندہ ہے وہ اپنی روح کے نکلنے سے مردہ ہو جاتا ہے اور وہ

شخص جو اپنے رب عزوجل کے ساتھ زندہ ہے تو وہ حیات طبعی سے حیات اصلی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور یہ حقیقی حیات ہے۔ (لہذا ثابت ہوا) کہ جو شریعت کی تلوار سے قتل ہونے والا زندہ ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے تو صدق و حقیقت کی تلوار سے قتل ہونے والا کیسے مردہ ہو سکتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشادِ باری ہے۔

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (سورہ انبیاء پارہ

۱۷ آیت ۱۰۷)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔
 تشریح: اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور آپ کا رحمت ہونا عام ہے مومن کے لئے بھی اور کافر کے لئے بھی کیونکہ آپ کی وجہ سے عذاب کے اندر تاخیر ہوئی اور کفار کے چہرے مسخ ہونے اور دنیا میں عذاب الہی سے محفوظ رہے اور آپ کا رحمت ہونا تمام جہانوں کیلئے ہے یعنی عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام یا عالم دنیا اور جمیع مخلوقات چاہے ذوی العقول (عقل والے مثلاً انسان) اور غیر ذوی العقول (بے عقل یعنی جانور) ہوں لہذا ماننا پڑے گا کہ آپ اپنے ظاہری حیات میں بھی رحمت ہیں اور بعد وفات بھی رحمت اور تمام عالمین کے لئے رحمت ہونا آپ کی حیات کا تقاضا کرتا ہے۔

ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاءوک فاستغفروا واللہ و استغفر

لہم الرسول لو وجد واللہ تو اباً رحیماً (سورہ

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

تشریح: اس آیت کریمہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر مغفرت طلب کرنے اور حضور کا ان کے لئے شفاعت کرنے کا حکم عام ہے۔ یعنی آپ کی حیات ظاہری میں بھی اور آپ کے وصال ظاہری کے بعد بھی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مغفرت طلب کریں تو حضور علیہ السلام اس کی شفاعت کریں گے۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قدم علينا اعرابی بعد مادفنا رسول الله ﷺ بثلاثة ايام
فرمى بنفسه على قبره و حشا على راسه من ترابه و قال يا رسول الله
ﷺ قد ظلمت نفسي و جنتك تستغفر لى فنودى من القبر قد
غفر لك. (شواهد الحق)

ترجمہ: (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی تدفین کے تین دن بعد ہمارے پاس آیا پس اس نے اپنے آپ کو حضور کی قبر شریف کے ساتھ رگڑا اور اپنے سر پر قبر انور کی مٹی ڈالنا شروع کر دی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے مغفرت طلب کریں تو قبر انور سے آواز آئی۔ تحقیق تیری مغفرت کر دی گئی۔

تشریح: اس حدیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ حیات میں اور اپنے غلاموں کی شفاعت فرماتے ہیں ورنہ اعرابی کا قبر انور پر حاضر ہونے اور شفاعت کا سوال کرنے کا اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

احادیث سے حیات انبیاء کا ثبوت

انبیاء کو قبروں میں رزق دیا جاتا ہے

ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله

حسی برزق ۔

(ابن ماجہ۔ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو کھانا حرام فرما دیا ہے۔ پس اللہ عزوجل کے نبی زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں معراج کا واقع بیان فرماتے ہوئے سرکارِ دو عالم ﷺ

فرماتے ہیں۔

مدت علی موسیٰ و هو یصلیٰ فی قبرہ ۔ (مسلم شریف ج ۲)

ترجمہ: (معراج کی رات) میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر بھیے گزرا تو آپ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

انبیاء قبور میں نماز پڑھتے ہیں

ایک اور حدیث میں ہے۔

الانبياء احياء في قبورهم يصلون۔ (خصائص کبریٰ ص

(۲۷۲۸)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور وہ نماز بھی پڑھتے ہیں۔

زمین انبیاء کے جسموں کو نہیں کھا سکتی

ایک اور حدیث میں ہے۔

ان الله حرم على الارض اجساد الانبياء۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی،

بیہقی، مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو (کھانا

حرام فرما دیا ہے۔

ایک اور حدیث میں سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

قدر ايتنى فى جمامة من الانبياء فاذا موسى قائم يصلى فاذا

رجل ضرب جمعة كانه من دجال شوة واذا عيسى قائم يصلي اقرب
الباس به شبهة عروة بن مسعود الثقفي و اذا ابراهيم قائم يصلي اشبه
الناس به صاحبكم يعني نفسه فخالت الصلاة فامتهم - (مسلم)

شريف ص ۵۲۹-۵۳۰

ترجمہ: تحقیق میں (یعنی حضور نبی کریم ﷺ) نے اپنے آپ کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں دیکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے آپ علیہ السلام درمیانے قد اور گھنگریالے بالوں والے تھے گویا کہ وہ شنود کے لوگوں میں سے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ عروہ بن مسعود ثقفی کے ہم شکل تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے اور وہ تمہارے صاحب یعنی میرے ہم شکل تھے پھر نماز کھڑی ہو گئی اور میں نے تمام انبیاء کی امامت کرائی۔

ایک اور حدیث میں سفر معراج کا واقع بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے

ہیں۔

مروث علی موسی ليلة اسرى بي عند الكتيب الاحمر وهو قائم
يصلي في قبره۔

(القول البدیع)

ترجمہ: معراج کی رات میں سرخ وادی پر سے موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا اور وہ اپنی قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

کانی انظر الی موسی و افعا اصبعیه فی اذنیہ۔ (شفاء)

(القلم ص ۱۳۸)

ترجمہ: گویا کہ میں حضرت موسی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی انگلیاں کانوں میں رکھے ہوئے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

کانی انظر الی موسی علیہ السلام بطامن الشنیة وله جوار الی اللہ تعالی بالتلبیہ۔

(المسلم ج ۲ ص ۲۲۸)

ترجمہ: گویا کہ میں حضرت موسی علیہ السلام کو گھاتی سے تلبیہ کہتے ہوئے اترتا دیکھ رہا ہوں (جب ینذیر نے مدینہ شریف پر حملہ کیا اور مسجد نبوی میں اذان دینے اور نماز ادا کرنے پر پابندی عائد کر دی تو اسی دوران صحابہ کرام و تابعین عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور سے اذان کی آوازیں سنیں۔ چنانچہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

وما باتی وقت صلوة الا سمعت الاذان من القبر۔

(الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۶۶)

ترجمہ: کسی بھی نماز کا وقت ایسا نہیں آیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور سے اذان کی آواز نہ سنی ہو۔

حضور کی بارگاہ میں امت کے احوال پیش کئے جاتے ہیں

حیاتی خیر لکم و معاتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم مما
کان من حسن حمدت اللہ علیہ وما کان من سیئی استغفرت اللہ
لکم۔

(خصائص کبری ج ۲ ص ۲۸۱) (زرقانی علی المواہب۔ ۵۔ ص ۳۳۷)

ترجمہ: میری زندگی اور میری موت تمہارے لئے دونوں بہتر ہیں تمہارے اعمال
میری بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں تمہارے اچھے اعمال پر میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان
کرتا ہوں اور تمہارے برے اعمال پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ کے سلام کا جواب دیتے ہیں

ما من مسلم یسلم علی فی شرق ولا فی غرب الا وانا و
ملائکۃ ربی نرد علیہ السلام۔ (جلدء الافہام ص

(۱۹) (العقول البدیع۔ ۱۵۶)

ترجمہ: کوئی بھی مسلمان چاہے وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں اور مجھ پر سلام بھیجے
تو میں اور میرے رب عزوجل کے فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

ایک اور حدیث موقوف میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔

كنت ادخل البيت فاضع ثوبى و اقول انما زوجنى و ابى
فلما دفن عمر معها ما دخلته الا وانا مشلول دق على ثيابى حياء من
عمر۔ (مشکوٰۃ شریف۔ ص ۱۵۴)

ترجمہ: (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں) میں جب اپنے حجرے
(یعنی رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس) میں داخل ہوتی تو پردہ نہ کرتی تھی اور میں کہتی کہ
یہ میرے شوہر (حضور نبی کریم ﷺ) اور دوسرے میرے والد محترم (حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ) ہیں (یعنی شوہر اور والد سے چونکہ پردہ نہیں ہوتا اس لئے میں
پردہ نہ کرتی) لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں بزرگوں کے ساتھ دفن
ہوئے تو پھر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حياء کی وجہ سے خوب اچھی طرح
پردہ کر کے جاتی۔

ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ کا عقیدہ تھا کہ انبیاء اور اولیاء اپنی قبور میں زندہ
ہیں ورنہ پردہ کرنے اور نہ کرنے کا کیا مطلب

ایک اور حدیث موقوف میں حضرت زبیر بن بقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

حضور کی قبر سے اذان کی آواز

لم ازل اسمع الاذان والا اقامة من قبر رسول الله ايم حرة حتى

عاد الناس۔

ترجمہ: میں روزانہ ایام حرۃ کے دوران حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبر انور سے اذان اور اقامت کی آواز سنتا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ واپس آ گئے۔
ایک اور حدیث میں ہے۔

كان لا يعرف وقت الصلاة الا بهمهمة من قبر النبی -

(زرقانی علی المواہب ص ۳۳۳ ج ۵)

ترجمہ: نماز کا پتہ نہیں چلتا تھا لیکن نبی کریم ﷺ کی قبر انور سے گنگناہٹ کی آواز سے پتہ چل جاتا۔ (کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے)

انبیاء علیہم السلام کو قبور میں رزق دیا جاتا ہے

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔

اکثر واعلی صلاة يوم الجمعة فانه يوم مشهود تشهده
الملائكة فان احدا لن يصلي الا عرفت على صلاته حتى يفرغ منها
قال قلت بعد الموت قال وبعد الموت لنا الله حرمه على الارض ان
تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حبي يورق - (مشکوۃ المصابیح)

(۱۲۱) (ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۲۳) (جلد الفہام ۶۳۰)

ترجمہ: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ یوم

مشہور ہے اور اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو اس کے قارئین ہونے تک وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ میں (یعنی ابو درود رضی اللہ عنہ) نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھائے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

قال رسول الله من افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق آدم و فيه قبض و فيه النفخة و فيه الصعقة فاكثروا على من الصلاة فان صلاتكم معروفة على قال يا رسول الله و كيف تعرض صلاتنا عليك و قد امنت يعني بليت قال ان الله قد حرمه على الارض ان تاكل اجساء الانبياء۔ (ابن ماجہ: ۷۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے ایام میں سے افضل و بہتر جمعہ کا دن ہے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اس دن کو آپ کی روح مبارک قبض کی گئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا لہذا اسی دن تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے عرض کی) یا رسول اللہ ﷺ ہمارا درود آپ کی بارگاہ میں کس طرح پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور موت میں کوئی فرق نہیں

ان لحوم الانبياء الا تبسها الارض ولا تاكلها السباع -

(خصائص کبری ج ۲ ص ۲۸۰)

ترجمہ: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) میری زندگی اور میری موت دونوں تمہارے لئے بہتر ہیں۔

تشریح: ان احادیث مبارکہ سے یہ مسئلہ روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں انہیں رزق بھی ملتا ہے اور وہ اپنی امت کے احوال پر بھی مطلع ہیں اس کے علاوہ بھی کئی احادیث مبارکہ حیات انبیاء پر دلالت کرتی ہیں لیکن طوالت کی وجہ سے انہیں پراکتفاء کیا جاتا ہے۔

حیات انبیاء کے بارے میں صحابہ کرام کا عقیدہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔

لما مرض ابی اوحی ان یوتی بہ الی قبر النبی و یتاذن لہ و
یقال ہذا ابو بکر یدفن عندک یا رسول اللہ فان اذن لکم فادفنونی
و ان لم یوذن بکم فاذهبوا بی الی البقیع فاتی بہ الی الباب فقیل ہذا
ابو بکر قد اشتہی ان یدفن عند رسول اللہ و قد وصانا فان اذن لنا
دخلنا و ان لم یوذن لنا الصفرفنا فنودینا ادخلو و کرامة سمعنا کلاما
ولم نرا احدا۔

ترجمہ: (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) جب میرے والد محترم
(حضرت ابو بکر صدیق) بیمار ہو گئے تو انہوں نے مجھے وصیت فرمائی کہ مجھے حضور نبی
کریم ﷺ کی قبر انور کے پاس لے جانا اور اس طرح اجازت طلب کرنا کہ یا رسول
اللہ ﷺ یہ ابو بکر ہیں کیا آپ کے پاس دفن کر دیں؟ اگر آپ ﷺ اجازت مرحمت
فرمادیں تو مجھے آپ کے پاس دفن کر دینا اور اگر اجازت نہ دیں تو مجھے بقیع شریف
میں دفن کر دینا۔ چنانچہ وصال کے بعد جب آپ رضی اللہ عنہ کو حجرہ مبارکہ کے

دروازے پر لایا گیا۔ اور اس طرح کہا گیا کہ یہ ابو بکر ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دفن ہوں اور انہوں نے ہم کو وصیت فرمائی تھی کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو ہم داخل ہو جائیں اور اگر آپ اجازت نہ دیں تو ہم واپس چلے جائیں تو حجرہ مبارکہ سے آواز آئی کہ انہیں داخل کر دو ہم نے یہ کلام سنا لیکن بولنے والا نظر نہیں آیا۔

خصائص کبریٰ کی روایت میں ہے کہ حجرہ انور سے آواز آئی دوست کو دوست کے ساتھ ملا دو بے شک دوست اپنے دوست سے ملنے کا مشتاق ہے۔

اس روایت سے پتہ چلا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں اور اپنے غلاموں کی سنتے ہیں اور ان کی تمناؤں کو پورا بھی فرماتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نظریہ

و قع رجل فی علی عند عمر ابن الخطاب فقالہ عمر ابن الخطاب مجک اللہ لقد اذیت رسول اللہ فی قبرہ ۔

ترجمہ: کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و رسوا کرے تحقیق تو نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قبر مبارک میں اذیت پہنچائی۔

ثابت ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم

ﷺ اپنی قبر نور میں حیات ہیں اور آپ خوشی و مسرت یاد رکھ تکلیف بھی محسوس کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نظریہ

احلف تسعائه قتل قتلا احب الی من ان احلف و احدة انه لم یقتل۔

(زرقانی علی المواہب ص ۳۱۳، ج ۸)

ترجمہ: (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں ۹ بار حضور نبی کریم ﷺ کی شہادت کی قسم کھانا زیادہ پسند کرتا ہوں نسبت اس کے کہ میں ایک مرتبہ کہوں کہ آپ شہید نہیں کئے گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہے اور ساتھ ہی قسم کھا کر ارشاد فرما رہے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ شہید ہیں۔ اور شہید قرآن پاک کی رو سے زندہ ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے لہذا آپ بھی اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا نظریہ

انہا كانت تسمع صوت الوتدیر قد و المسمار یغرب فی بعض الدور المطبئة بمسجد رسول الله فتوصل الیهم لا تؤذوا

رسول اللہ -

(شفاء السقامہ ص ۱۵۴، ۱۵۵)

ترجمہ: (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) حضور نبی کریم ﷺ کی مسجد کے ساتھ معلق گھروں میں کیل یا میخ ٹھونکنے کی آواز سنتیں تو ان اہل خانہ کے پاس پیغام بھیجتیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اذیت مت دو۔

پتہ چلا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر نور کے اندر زندہ ہیں اور آپ کو شور و غل سے اذیت بھی پہنچتی ہے اور تکلیف وہی محسوس کرتا ہے جو زندہ ہو۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

الا یا رسول اللہ انت رجاءنا

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ آپ ہماری امید گاہ ہیں۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا نداء کرنا اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

قدم علينا اعرابی بعد ما دفنا رسول الله بثلاثة ايام فرمى

بنفسه على قبره و حشا على راسه من ترابه و اقال يا رسول الله قد

ظلمت نفسی و جنتک تستغفر لی فنودی من القبر قد غفر لک۔
(شواہد الحق ص ۸۷)

ترجمہ: (حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں) ایک اعرابی (دیہاتی) رسول اللہ ﷺ کے دفن ہونے کے تین دن بعد ہمارے پاس آیا۔ اس نے اپنے آپ کو حضور ﷺ کے قبر انور پر گرا دیا اور اپنے سر پر قبر انور کی خاک ڈالنا شروع کر دی اور عرض کی یا رسول اللہ میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں اور اب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں آپ میرے لئے مغفرت طلب فرمائیں تو قبر سے آواز آئی تجھے بخش دیا گیا۔

حضرت سعید بن مسیب تابعی کا نظریہ

لیس من یو الا و تعرض علی النبی اعمال امتہ غدوة و عشیہ
فیعرفہم بسیمائہم و اعمالہم فلذلک بشہد علیہم۔

(المواہب الدنیہ ج ۲ ص ۳۸۷)

ترجمہ: کوئی دن ایسا نہیں جس میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں صبح و شام اعمال پیش نہ ہوتے ہوں اور حضور نبی کریم ﷺ اپنے امتیوں کو ان کی صورتوں اور اعمال کے ساتھ پہچاننے میں اسی وجہ سے آپ بروز قیامت ان کی گواہی دیں گے۔
تشریح: صحابہ کرام کے اقوال و افعال سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی قبر انور میں حیات ہیں اپنے غلاموں پر نظر کرم بھی فرماتے ہیں اور عاصیوں کی بخشش کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لئے استغفار بھی کرتے ہیں۔

بزرگان دین کے نظریات

ملا علی قاری کا نظریہ

لا فرق لهم في الحالين و ندا قيل اولياء الله لا يمولون
ولكن يستقلون من دار الى دار۔ (مرقاۃ ص ۲۱۲ ج ۲)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کی دنیاوی اور اخروی زندگی میں کوئی فرق نہیں۔ اسی لئے
کہا جاتا ہے کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے
ہیں۔

مزید لکھتے ہیں۔

الانبياء في قبورهم احياء۔ (مرقاۃ ج ص ۲۰۹)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔
پھر لکھتے ہیں۔

انه صلى الله تعالى عليه وسلم حيي يرزق يستمد منه المدد

المطلق۔ (مرقاۃ ج ص ۲۸۴)

ترجمہ: بے شک حضور نبی کریم ﷺ زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں اور آپ سے
ہر طرح کی مدد بھی طلب کی جاتی ہے۔

علامہ شرنبلالی کا نظریہ

ومما هو مقرر عند المحققين انه صلی اللہ علیہ وسلم حی یرزق متمتع
بجميع الملاذ و الصبادات غیر انه حجب عن ابصار القاصرين عن
شریف المقامات۔

(مراقی الفلاح ص ۳۳۷)

ترجمہ: محققین کے نزدیک یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں
اور آپ کو رزق دیا جاتا ہے۔ تمام لذات والی اشیاء اور عبادت سے لذت حاصل
کرتے ہیں لیکن جو بلند مرتبہ پر نہیں پہنچ سکے آپ ان کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

امام زرقاتی کا نظریہ

الانبياء والشهداء يا كلون في قبورهم و يشربون و يصلون
و يصومون و يحجون . (زرقاتی علی المواہب ج ۵ ص ۳۳۳)
ترجمہ: انبیاء علیہم السلام اور شہدا کرام اپنی قبروں میں کھاتے پیتے ہیں اور
نماز، روزہ اور حج بھی ادا کرتے ہیں۔

امام قسطلانی کا نظریہ

قد ثبت ان الانبياء يحجون و يلبسون فان قلت كيف
يصلون و يحجون و يلبون و هم اموات في الدار و ليست دار عمل

فالجواب انهم كالشهداء بل افضل منهم والشهداء احياء عند ربهم
يرزقون فلا يبعلان يحجو و ايصلوا۔

(زرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۳۳۳)

ترجمہ: تحقیق ثابت شدہ ہے کہ بے شک انبیاء علیہم السلام حج کرتے ہیں اور
تلبیہ کہتے ہیں پس اگر توں کہے کہ وہ کیسے نماز پڑھتے ہیں اور حج ادا کرتے ہیں اور
تلبیہ کہتے ہیں حالانکہ وہ اپنے گھروں یعنی اپنی قبروں میں ہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ وہ
شهداء کی طرح ہیں بلکہ ان شهداء سے بھی افضل ہیں اور وہ اپنے رب کے پاس
رزق دیئے جاتے ہیں لہذا اگر وہ حج کریں یا نماز پڑھیں تو یہ (عقل سے)
بعید نہیں۔

ملا علی قاری کا نظریہ

وانہ لم یقل احدان قبورهم و ارواحهم غیر معلقة باجساد
هم لئلا یسموا اسلام من یسلم علیہم و کذا اور دان الانبیاء یلبون و
یحجون وہ نینا اولی بہدہ الکرامات۔ (جمع الوسائل۔ ص ۳۲۸۔ ج ۲)
ترجمہ: بے شک یہ بات کوئی بھی نہیں کہتا کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور ان کے
جسموں سے خالی ہیں اور ان کی ارواح مقدسہ کا ان کے جسموں سے کوئی تعلق نہیں۔
اور جو شخص ان کی بارگاہ میں سلام عرض کرتا ہے وہ نہیں سنتے۔

لہذا انبیاء علیہم السلام کے بارے میں یہ وارد ہوا ہے کہ بے شک یہ حج
کرتے ہیں اور تلبیہ کہتے ہیں اور ہمارے نبی کریم ﷺ ان کرامات (معجزات) کے

سب سے زیادہ حق دار ہیں مزید لکھتے ہیں۔

قلت قد سبق انهم احياء عند ربهم و ان الله حرم على الارض ان تاكل لحومهم ثم اجسادهم كارواجم مطيفة غير كشيفة فلا مانع لظهورهم في عالم تملك و الملكوت على وجه الكمال بقدر ذى الجلال و مما يوید تشكل الانبياء على وجه الجمع بين اجسادهم و ارواحهم قوله اذا موسى قائم يصلى فان حقيقة الصلاة الاتيان بالفعل المختلفة للاشباح للارواح۔ (مرقاۃ ج ۲ ص

(۱۵۷)

ترجمہ: میں کہتا ہوں جیسا کہ یہ بات گزر چکی ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے رب تعالیٰ کے پاس زندہ و حیات ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ان کا گوشت کھائیں اور ان کے جسم روحوں کی طرح لطیف کثافت سے محفوظ ہوتے ہیں لہذا ان کے اجسام کے لئے عالم دنیا اور علام ملکوت میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت سے مکمل طور پر ظاہر ہونے پر کوئی چیز مانع (روکنے والی) نہیں ہے۔

(اور معراج کی رات) انبیاء علیہم السلام کا اپنے روح اور جسم کے ساتھ جمع ہونا اس بات میں یقینی پیدا کرتا ہے اور تائید کرتا ہے جس کی دلیل حضور نبی کریم ﷺ کا یہ قول ہے کہ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھا۔ لہذا یہ فعل (یعنی نماز ادا کرنا) اور دیگر اعمال کا بجالانا اجسام کا کام ہوتا ہے نہ کہ ارواح کا۔

ابراہیم بن شیبان کا نظریہ

محببت محبت المدینہ فتقدمت الی القبر الشریف
فسلمت علی رسول اللہ فمعه من داخل الحجرة يقول و علیک
السلام۔ (القول البدیع ص ۱۶۰)

ترجمہ: میں حج سے فارغ ہوا پھر مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف کے پاس آکر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ مبارک کے اندر سے و علیک السلام کی آواز سنی۔

امام زرقانی کا نظریہ

لانه حی فی قبره یعلم بمن یزوره و یرد سلامه۔ (زرقانی

ج ۸ ص ۲۹۹)

ترجمہ: آپ (حضور نبی کریم ﷺ) اپنی قبر میں زندہ ہیں اور اپنی زیارت کرنے والوں کو جانتے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

امام نووی کا نظریہ

بل الادب ان یبعد منه کما یبعد منه لو حضر فی حیاته۔

ترجمہ: (امام نووی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے کو ادب

سکھاتے ہوئے لکھتے ہیں) ادب یہ ہے کہ قبر انور کی زیارت کرنے والا اتنے فاصلے پر ہے کہ جس طرح وہ اگر آپ کی زندگی میں حاضر ہوتا تو جتنے فاصلے پر ہوتا۔ (شواہد الحق ص ۹۳)

علامہ ابن حجر مکی کا نظریہ

انہ صلی اللہ علیہ وسلم حی فی قبرہ یعلم بزارہ۔ (الجواہر المنظم ص ۳۶)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور اپنی زیارت کرنے والوں کو جانتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی کا عقیدہ

من كانت حياته بنفسه يكون مماته بذهاب روحه و من كانت حياته بربه فانه ينتقل من حياة الطبع الى حياة الاصل رهي حياة الحقيق و اذا كان القتل بسيف الشريعة حيا مر زوقا فكيف من قتل بسيف الصدق و الحقيقة۔

(روح البیان ج ۲ ص ۱۲۶-۱۲۵)

ترجمہ: وہ شخص جو اپنے نفس کے ساتھ زندہ ہو وہ روح نکل جانے سے مردہ ہو جاتا ہے اور جو اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ زندہ ہو وہ مردہ نہیں بلکہ وہ حیات طبعی سے حیات

اصلی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جو شخص شریعت کی تلوار سے قتل ہو جائے اور اس کے باوجود وہ زندہ ہو اور اسے رزق بھی دیا جائے تو جو شخص صدق و حقیقت کی تلوار سے قتل ہو وہ کیسے مردہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ اس کی اعلیٰ زندگی ہوگی۔

حافظ ابن قیم کا نظریہ

قال ابو عبد الله و قال شيخنا احمد بن عمر ان الموت يس بعدم محض و انما هو انتقال من حال الى حال و يدل على ذلك ان الشهداء بعد قتلهم و موتهم احياء عند ربهم يرزقون فرحين مستبشرين و هذه صفة الاحياء في الدنيا و اذا كان هذا في الشهداء كان النبياء بذلك احق و اولى بان موت النبياء هو راجع الى ان غيبروا عنا بحيث لا ندرکهم و ان كانوا موجودين جاءوا ذلك كالحال في الملائكة فانهم احياء موجودون ولا تراهم۔ (الروح ص ۵۱-۵۲)

ترجمہ: ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ ہمارے شیخ احمد بن عمر فرماتے ہیں کہ موت عدم محض نہیں بلکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونے کا نام موت ہے۔ شہداء کا قتل ہو جانے کے بعد اپنے رب تعالیٰ کے پاس زندہ ہونا یہ بہت بڑی دلیل ہے۔ انہیں رزق بھی ملتا ہے اور وہ خوش بھی ہوتے ہیں اور دنیا کے اندر زندوں کی بھی یہ صفات ہیں کہ انہیں بھی رزق ملتا ہے اور خوش ہوتے ہیں۔

لہذا ثابت ہوا کہ شہداء جب زندہ ہیں تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بدرجہ

اولی اس کے حقدار ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کی موت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہم سے غائب ہو گئے اور ہم ان کو نہیں دیکھ سکتے حالانکہ وہ زندہ ہیں۔ اور یہ انبیاء بھی بالکل ملائکہ کی مثل ہو گئے کہ وہ موجود ہیں زندہ ہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آتے۔

امام قسطلانی کا نظریہ

ان حياة الانبياء عليهم الصلاة والسلام ثابتة معلومة مستمرة ونبينا افعلهم و اذا كان كذلك فينبغي ان تكون حياته اكمل و اتم من حياة سائرهم.

(المواهب اللدنية ص ۳۹۰)

ترجمہ: بے شک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات ثابت و معلوم ہے اور دائمی ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں اور جب آپ تمام سے افضل ہیں تو ثابت ہوا کہ آپ کی حیات بھی ان سے افضل و اکمل ہے۔

علامہ آلوسی کا نظریہ

حياة نبينا اكمل و اتم من سائرهم عليهم السلام۔ (روح

المعانی ص ۳۸)

ترجمہ: ہمارے نبی کریم ﷺ کی حیات دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کامل و اتم ہے۔

علامہ حجر کی کا نظریہ

قد ثبت حياة الانبياء و لا شك انها اكمل من حياة الشهداء۔

(الجواهر المصنوع ص ۲۶)

ترجمہ: تحقیق انبیاء علیہم السلام کی حیات ثابت شدہ ہے اور اسی میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ انبیاء کرام کی حیات شہداء کی حیات سے زیادہ کامل ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا نظریہ

بل حياة الانبياء اقوى منهم و اشد ظهور اثارها في الخارج حتى لا يجوز النكاح بازواج النبي بخلاف الشهداء۔
(تفسیر مظہری ص ۱۵۲-ج ۱)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کی حیات زیادہ قوی ہے شہداء کی حیات سے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے نکاح کرنا جائز نہیں بخلاف شہداء کے (یعنی شہداء کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز ہے لیکن حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج سے نکاح جائز نہیں لہذا ثابت ہوا کہ انبیاء کی حیات شہداء کی حیات سے کامل تر ہے)

علامہ شامی کا نظریہ

ان الانبياء عليهم الصلوة والسلام احياء في قبورهم۔ (شامی)

(ج ۳- ص ۱۵۱)

ترجمہ: بے شک انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

ابو منصور عبد القاہر بن طاہر البغدادی کا عقیدہ

قال المتكلمون المحققون من اصحابنا ان نبأحتی بعد وفاته
و انه يبشر بطاعات امته و يحزن بمعاصي العصاة منهم و انه تبلغه
صلاق من يصلي عليها من امته۔

(الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۴۵۱)

ترجمہ: فرمایا ہمارے اصحاب میں سے محکمیں اور محققین نے کہ ہمارے نبی کریم
ﷺ اپنے وصال کے بعد زندہ ہیں اور اپنی امت کی نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں اور
اپنے گناہ گار امتیوں کے گناہوں پر غمگین ہوتے ہیں اور بے شک جو شخص آپ کی
بارگاہ میں درود شریف بھیجتا ہے تو وہ درود آپ کے پاس پہنچتا ہے۔

امام غزالی کا نظریہ

واحضر قلبک النبی و شخصہ الکریم و قل السلام علیک

ایہا النبی و رحمته اللہ و برکاته و لیصدق املک حتی بہ یبلغہ و
یرد علیک ماہو وی منہ ۔

(احیاء العلوم ج۔ ۱۔ ص ۱۶۹)

ترجمہ: اور اپنے قلب میں نبی کریم ﷺ کو حاضر جان کر عرض گزار ہو کہ اے نبی
آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اور تو اس بات پر یقین رکھ کہ میرا
سلام حضور کی بارگاہ میں پہنچتا ہے۔ اور آپ ﷺ تیرے سلام سے بہتر جواب ارشاد
فرماتے ہیں۔

امام بیہقی کا نظریہ

الانبياء بعد ما قبضوا ردت عليهم ارواحهم فهم احياء عند
ربهم كالشهداء ۔

(شفاء القام ص ۱۵۳)

ترجمہ: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ارواح کو قبض کرنے کے بعد واپس لوٹا دیا
جاتا ہے لہذا وہ شہداء کی طرح اپنے رب تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں۔

علامہ تقی الدین سبکی کا نظریہ

اما حياة الانبياء اعلیٰ و اکمل و اتم من الجميع الانها
للروح و الجسد علی الدوام علی ما کان فی الدنيا . (الحاوی للفتاویٰ ج
۲ ص ۲۶۷)

ترجمہ: بحر حال انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگی تمام سے اعلیٰ و اکمل اور اتم ہے۔ اس لئے کہ ان کی ارواح ان کے اجسام کے ساتھ اسی طرح زندہ رہتی ہیں جس طرح دنیا میں تھیں۔

ملا علی قاری کا نظریہ

لیس هناک موت ولا قوت بل هو انتقال من حال الی حال
وارتجال من دار الخالی داروان المعتمد المحقق انه حی یرزق۔
(مرقاۃ ج ۱۱ ص ۲۵۶)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ کے لئے نہ موت ہے اور نہ فوت بلکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں انتقال ہے۔ اور ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف ہجرت ہے یہ عقیدہ تحقیق شدہ ہے کہ آپ ﷺ زندہ ہیں اور آپ کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔

قاضی ابوبکر بن عربی کا نظریہ

ولا یمنع رویہ ذاتہ بجسده الشریفہ و روحہ و ذالک لانہ
وسائر الانبیاء احياء ردت الیہم ارواحہم بعد ما قبضوا۔ (الحاوی)
للختاوی ج ۳ ص ۳۵۰)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ کا جسمانی اور روحانی طور پر دیکھنا ممنوع نہیں اس لئے کہ آپ اور تمام انبیاء کرام زندہ ہیں اور ان کی روہیں قبض کرنے کے بعد لوٹا دی جاتی ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی کا نظریہ

حياة النبی فی قبره هو و سائر الانبیاء معلومه عندنا علما
قطعیاً الماقمہ عندنا من الادلة فی ذالک و تواترت به الاخبار۔
(الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۲۶۴)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ کا قبر انور کے اندر حیات اور باقی تمام انبیاء کی حیات
ایک ایسا معاملہ ہے جو ہمیں علم قطعی کے ساتھ معلوم ہوا ہے۔ چنانچہ ہمارے نزدیک
دلائل قطعی قائم ہو چکی ہیں اور اس بارے میں اخبار درجہ تو اتر تک پہنچ چکی ہیں۔

علامہ سخاوی کا نظریہ

یوخذ من هذه الاحادیث انه حی علی الدوام و ذالک انه
محال عادة ایخلو الوجود کله من واحد سلیم علیہ فی لیل و نھا و
نحن نومن و نصدق بانه حی یرزق فی قبره و ان جسده الشریف لا
تاکله الارض والجماع علی هذا۔

(القول البدیع ص ۱۶۷)

ترجمہ: ان احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ زندہ ہیں اور یہ
بات عادی طور پر محال ہے کہ کوئی دن یا رات آپ پر سلام پڑھنے سے خالی ہو اور
ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی قبر

شریف میں زندہ ہیں اور آپ کے جسم شریف کو نہیں کر سکتی۔ اور آپ کی حیات پر اجماع ہے۔

حسن بن عمار شربلائی کا نظریہ

هو مقرر عند المحققين انه حسی يرزق متمتع لجميع
الملاذ والعبادات غير انه حجب عن ابصار القاصدين عن شريف
المقامات۔ (نور الایضاح ۲۰۵)

ترجمہ: تحقیقین کے نزدیک ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں آپ تمام عبادات و لذائذ سے لطف اندوز بھی ہوتے ہی لیکن آپ ان لوگوں کو نظر نہیں آتے جو مقامات عالیا تک نہیں پہنچتے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا نظریہ

وحیات انبیائے کرام متفق علیہ است هیچ کس را در خلافتی
نیت حیات جسمانی و دنیاوی حقیقی نہ حیات مصنوعی روحانی
۔ (مدارج النبوت جلد ۲ ص ۲۴۷)

ترجمہ: انبیائے کرام علیہم السلام کی حیات پر تمام کا اتفاق ہے کسی کو بھی اس میں اختلاف نہیں اور آپ کی جسمانی حیات، دنیاوی، اور حقیقی ہے روحانی یا مصنوعی نہیں۔
(یعنی آپ ﷺ اپنے جسم ظاہری کے ساتھ حیات بین نہ کہ روحانی طور پر
صرف ہم سے مخفی ہیں)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نظریہ

ان الانبياء لا يعملون و انهم يصلون و يحجون في قبورهم۔ (فیوض

الحر میں ص ۸۴)

ترجمہ: بے شک انبیاء علیہم السلام فوت نہیں ہوتے وہ اپنی قبور میں نماز پڑھتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں۔

یوسف بن اسماعیل نہانی کا نظریہ

حياة الانبياء في قبورهم ثابتة بادلة كثيرة استدلل بها اهل

السنة و كذا حياة الشهداء و الاولياء۔ (شواہد الحق ص ۱۲۷)

ترجمہ: حیات انبیاء علیہم السلام ان کی قبور میں شمار دلائل کے ساتھ ثابت ہے اور اہلسنت نے اسی سے دلیل پکڑی ہے اور اسی طرح شہداء اور اولیاء کی حیات ہے۔

تشریح: بزرگان دین کے نظریات سے یہ مسئلہ ظہر من الشمس (سورج سے بھی زیادہ روشن) ہوا کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں انہیں رزق بھی ملتا ہے اور جہاں چاہیں تصرف بھی فرما سکتے ہیں ان کی موت ایک لمحے کے لئے ہوتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ”کل نفس اذا قتلت الموت“ ہر نفس نے موت کو چکھنا ہے پورا ہوا اسکے بعد انکی روح لوٹا دی جاتی ہے۔

اکابرین دیوبند کے نظریات

انور کاشمیری کا نظریہ

معناه ارواح الانبياء عليهم السلام ليست بمعطلة عن الصادات الطيبة والافعال المباركة بل هم مشغولين في قبورهم ايضا كما كانوا مشغولين حين حياتهم في صلاة و حج و كذا لك حال تابعهم على قدر المراتب۔ (فيض الباری ج ۲ ص ۶۲)

ترجمہ: اس حدیث (الانبياء في قبورهم يصلون) انبياء اپنی قبور میں زندہ ہیں کا معنی یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی روحیں عبادات اور انعام سے معطل نہیں ہوتیں بلکہ اپنی قبور میں اس طرح عبادت کرتی ہیں جیسے ظاہری زندگی میں کرتی تھیں اور اسی طرح تابعین کا حال ہے۔

شبیر احمد عثمانی کا نظریہ

دلت النصوص الصحيحة على حياة الانبياء عليهم الصلوة والسلام۔

(فتح المصالح ج ۱ ص ۳۲۵-۳۲۶)

ترجمہ: نصوص صحیحہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات پر دلالت کرتی ہیں۔

قاسم نانوتوی کا نظریہ

حضور ﷺ کی حیات مثل شمع و چراغ ہے خیال فرمائیے کہ جب اس کو کسی ہنڈیا یا مٹکے میں رکھ کر اوپر سرپوش رکھ دیا جائے تو اس کا نور بالبداعت مستور ہو جاتا ہے زائل نہیں ہوتا۔ (آب حیات ص ۱۶۰)

مزید لکھتے ہیں۔

حیات الہی دائمی ہے یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ کی حیات زائل ہو جائے اور حیات مومنین عارضی ہے۔
(آب حیات ص ۱۶۰)

خلیل احمد انیسٹھوی کا نظریہ

عندنا و عند مشائخنا حضرة الرسالة حيا في قبره الشريف
وحيوته دنيويه من غير تكليف و هي مختصة به و بجميع الانبياء
وصلوات الله عليهم اجمعين -

(المہند ص ۱۳)

ترجمہ: ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضور نبی کریم ﷺ اپنی قبر انور کے اندر زندہ ہیں۔ اور بغیر مکلف ہونے کے آپ کی حیات دنیا کی زندگی کی مثل ہے اور سوائے مکلف ہونے کے آپ کی حیات دنیاوی زندگی کی مثل ہے اور یہ حیات آپ

کے ساتھ اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

احمد علی سہانپوری کا نظریہ

والاحسن ان يقال ان حياته لا يتصقها بل يستمر حيا
والانبياء احياء في قبورهم۔

(حاشیہ بخاری ج ۱۰ ص ۵۱۷)

ترجمہ: بہتر و افضل یہ ہے کہ آپ کے بارے میں اس طرح کہا جائے کہ بے شک
آپ ﷺ کی حیات کو موت نہیں آ سکتی بلکہ آپ ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں اور انبیاء اپنی
قبور میں زندہ ہیں۔

اعزاز علی کی نظریہ

فمثله بعد وفاته كمثل شمع فى حجرة اغلق بابها فهو مستور
عن من هو خارج الحجرة و لكن نوره كما كان بل ازید و لهذه حرم نكاح
ازواجه بعده ولم یجر احكام الميراث فیہا تركہ لالہما من احكام
الموت۔ (حاشیہ نور الایضاح ص ۲۰۵)

ترجمہ: پس حضور نبی کریم ﷺ کے پردہ فرمانے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے موم بتی
کسی حجرے میں رکھ دیں اور پھر دروازہ بند کر دیں تو یہ شمع اس شخص سے جو حجرے کے
باہر ہو چھپ جائے گی لیکن اس کی روشنی اسی طرح ہوگی جیسے پہلے تھی بلکہ اس سے بھی
زیادہ اسی وجہ سے آپ کے پردہ فرمانے کے بعد آپ کی ازواج سے نکاح کرنا حرام
ہے اور آپ کے ترکہ میں میراث بھی جاری نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ دونوں (یعنی

نکاح کرنا اور میراث تقسیم ہونا) موت کے احکام میں سے ہیں۔

(یعنی ثابت ہوا کہ آپ کی ازواج مطہرات سے شادی نہ کرنا اور آپ کی میراث کا تقسیم نہ ہونا اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ زندہ ہیں اور نکاح اس شخص کی بیوی کے ساتھ ہوتا ہے اور میراث بھی اسی کی تقسیم ہوتی ہے جو فوت ہو جائے)

اشرف علی تھانوی کا نظریہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب آپ کا جنازہ حضور اکرم ﷺ کے مزار مبارک کے سامنے دروازے پر لایا گیا اور آواز دی گئی ”السلام یا رسول اللہ“ یہ ابو بکر دروازے پر حاضر ہے تو دروازہ خود بخود کھل گیا قبر شریف کے اندر سے کوئی آواز دیتا ہے کہ ایک دوست کو دوسرے دوست کے ہاں داخل کر دو۔ (جمال الاولیاء ص ۲۹)

تشریح: اکابرین دیوبند کے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں اور الحمد للہ اہلسنت والجماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ جمیع انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ و متصرف ہیں۔

لہذا رسول اللہ ﷺ کی حیات کے منکرین کو اپنے فاسد عقیدے سے توجہ کر کے قرآن پاک احادیث، مبارک اور بزرگان دین کے راستے کو اختیار کر کے اپنی آخرت کو برباد ہونے سے بچائیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین

(جو ہم پر تھا وہ ہم نے پہنچا دیا)